بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 14 اکتوبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے آپ کو اس ترقی یافتہ ملک میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پاکستان کے سخت ترین حالات کی وجہ سے ان ترقی یافتہ ملکوں نے بہت سے مظلوم پاکستانی احمدیوں کو یہاں رہنے کی اجازت دی، پس اس حوالے سے آپ کو ان حکومتوں کا بھی شکر گزار ہونا چاہیے۔

پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اگر ہم ان ملکوں میں آکر اپنے اس مقصد کو بھول گئے اور دنیا کی مصروفیات میں غرق ہوگئے تو ہماری اولادیں اور نسلیں دین سے دُور ہوتی چلی جائیں گی۔ پس یہ بہت سوچنے کی باتیں ہیں۔ جو لوگ ہجرت کرکے آئے ہیں وہ دنیا کی مخالفت سے تو بچ گئے ہیں لیکن اگر دین پر چلنے والے اور قرآن پر غور کرنے والے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح جو نئے احمدی ہیں یا یہاں پرانے رہنے والے احمدی ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ صرف بیعت کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مقصد تب ہی پورا ہوگا جب ہم خود کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم قرآن کریم کو پڑھیں اور اس پر عمل نہ کریں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ صرف بیعت کرنا کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل چاہتا ہے۔ جو عمل کرے گا وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرے گا۔ یہ عملی حالت اس وقت ہوگی جب لا الٰہ الا اللہ تمہارے ظاہر و باطن کی آواز بن جائے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت ہو۔ اب ہر ایک اس بات سے اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہے؟ کیا ہم اُس کے حکموں کی اطاعت کر رہے ہیں؟ اگر نمازوں کے وقت دنیاوی کام چھوڑ کر نماز پڑھنے کی طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی تو ہم منہ سے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک وقتی شرک ہمارے دل میں ہے۔ ایک مومن تو اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے کاروبار میں اور میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پڑتی ہے تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میرے دنیاوی کام اللہ تعالیٰ کی آواز کے مقابل پر کھڑے ہو جائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہماری عبادتیں خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔ ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ آج کل دنیا کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ تباہی کے بہت ہی خوفناک بادل منڈلا رہے ہیں اور جو تباہی ہوگی وہ دنیا کے خاتمے پر منتج ہوگی۔ یہاں ہجرت کرکے آنے والے یہ خیال نہ کریں کہ وہ یہاں محفوظ ہیں۔ ان بڑی طاقتوں کے لیڈروں کے دماغ جب گھومتے ہیں تو یہ کچھ نہیں دیکھتے۔ پس اب احمدیوں کا کام ہے کہ دعاؤں سے کام لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی خاطر اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی بچا لیتا ہے۔ ہم بہت خطرناک دور سے گزر رہے ہیں۔ اگر ایسے حالات میں کوئی بچا سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اُس کے آگے

جھکنے والا بنائیں تاکہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کر سکیں۔ اگر ہم لا الٰہ الا اللہ کلمے کا حق ادا کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے نیک اعمال سے دنیا کو بھی بچالے گا۔ اس سے پہلے کہ دنیا کے حالات انتہا سے زیادہ بگڑ جائیں بہت دعائیں کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی وہی ہے جو قبل از وقت کرے، اگر بعد میں کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر رونا اور چلانا چونکہ تقاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لیے اُس وقت سُود مند نہیں ہو سکتا جب کشتی ڈوب رہی ہو۔ وہ صرف اُس وقت مفید ہے جب امن کی حالت ہو۔ خدا کو پانے کا یہی گُر ہے جب انسان قبل از وقت بیدار ہو ایسا گویا اُس پر بجلی گرنے والی ہے لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھ کر چلّاتا ہے کہ اُس پر گرے گی تو وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ کہ خدا سے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج احمدیوں کا ایمان اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور دعائیں ہی دنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہیں۔ دنیا والوں کی ہمدردی پیدا کر کے دنیا کے لیے دعائیں کریں۔ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ نہیں دی تو یہ دنیا ویرانی میں بدل سکتی ہے۔ پس ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ اپنے فرض ادا کرے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود السلام فرماتے ہیں کہ ایک اَور خوبی جو احمدیوں میں ہونی چاہیے کہ آپس میں محبت اور اخوت پیدا کرو۔ فرمایا کہ ہماری جماعت میں سر سبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ پوری طاقت سے کمزور سے محبت کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ پس کیا نمونہ صرف سطحی باتوں اور بغیر کسی گہرے عمل کے بن سکتا ہے؟ اس کے لیے تو بڑا اجہاد کرنا پڑتا ہے، بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور ہمیں بھی کرنی پڑے گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے ہوئے اور اپنی اخلاقی حالتوں کے معیار درست کرتے ہوئے بھی اور آپس میں محبت اور بھائی چارے کے معیار قائم کرتے ہوئے ہمیں دیکھنا ہو گا کہ ہم وہ نمونے بن رہے ہیں یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور ہم حقیقت میں اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ کا حق ادا کرنے والے بنیں اور ہم آخرین کی اس جماعت میں شامل ہو جائیں جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ﴿وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ﴿ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ﴿عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ﴿ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ﴿